106389 - نانی کی مقروض ہے کیا یہ رقم نانی کے علاج معالجہ پر خرچ کی جا سکتی ہے

سوال

میری نانی نے مجھے کچھ رقم بطور قرض دی اور اس کے بعد بیماری کی بنا پر ان کے جسم کا آدھا حصہ مفلوج ہوگیا اب انہیں علاج معالجہ اور لباس و پیمپرز وغیرہ کی ضرورت ہے کیا میں نانی کا قرض ان کے علاج معالجہ پر صرف کر کے ادا کر سکتی ہوں، میری والدہ نانی کی دیکھ بھال کریگی کیا میں اسے بھی دیکھ بھال کے پیسے دے سکتی ہوں اور یہ قرض کی رقم سے کاٹ لی جائے تو کیا جائز ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو بطور قرض کچھ رقم دے تو وہ قرض کی ادائیگی سے قبل اس میں سے بطور ہدیہ یا کوئی فائدہ کی شکل میں کچھ بھی لینے کا حق نہیں رکھتا، لیکن تین حالات میں لے سکتا ہے:

پہلی حالت:

یہ کہ وہ چیز قرض سے قبل عادت اور رواج ہو.

دوسری حا لت:

وہ بطور ہدیہ اس نیت سے لے کہ وہ اسی طرح کی چیز واپس کریگا.

تیسری حالت:

وہ اسے لے کر اسے قرض میں شمار کرے.

مثلا اگر آپ کی نانی یا دادی کے ایک ہزار ریال ہوں اور آپ اسے ایک سو ریال کی کوئی چیز پیش کریں اور قرض حاصل کرنے سے قبل آپ کی اپنی نانی کے ساتھ یہ عادت نہ تھی، تو پھر صرف واپس کرنے کی نیت سے ہی لے سکتے ہیں یا پھر اسے قرض میں شامل کر لیں تو پھر باقی نو سو ریال قرض رہ جائیگا.

زاد المستقنع میں درج ہے:

" اگر قرض خواہ شخص کے لیے قرض کی ادائیگی سے قبل کوئی ایسی چیز پیش کرے جس کی عادت اور رواج نہ ہو تو یہ جائز نہیں، لیکن اگر وہ اسے اس جیسا بدلہ دینے یا پھر اسے قرض میں شامل کرنے کی نیت رکھتا ہو تو ٹھیک ہے.

اور كشاف القناع ميں درج ہے:

" اور اگر مقروض شخص نے كوئى ايسا كام كيا جس ميں قرض خواہ كا فائدہ ہو يعنى قرض ادا كرنے سے قبل كوئى ہديہ دے تو يہ جائز نہيں، جيسا كہ اوپر بيان ہوا ہے جب تك قرض خواہ شخص اسے قرض ميں شامل كرنے كى نيت نہ كرے يا اسے اس جيسا ہديہ دے.

يعنى اس ميں فائدہ ہو تو جائز ہے، ليكن اگر يہ ان كى آپس ميں عادت چل رہى ہو كہ وہ ايك دوسرے كو ہديہ ديتے ہوں تو جائز ہے.

كيونكہ انس رضى اللہ تعالى كى مرفوع حديث ميں ہے كہ:

جب تم ميں سے كوئى كسى دوسرے كو قرض دے تو اسے ہديہ ديا جائے، يا اسے سوارى كى پيش كش كى جا ئے تو وہ اسے قبول مت كرے اور نہ ہى سوار ہو، ليكن اگر ان دونوں كى پہلے سے عادت ہو تو پھر كوئى بات نہيں "

اسے ابن ماجہ نے روايت كيا ہے اور اس كى سند ميں كلام كى گئى ہے " انتہى

ديكھيں: كشاف القناع (3 / 318).

دوم:

اگر آپ كى نانى كو علم نہيں كہ اس حالت ميں اسے آپ كے ہديہ اور خرچ كو قبول كرنے سے ركنا لازم ہے، يا پھر وہ يہ خيال كرتى ہو كہ آپ جو كچھ كر رہى ہو وہ صلہ رحمى اور حسن سلوك ميں شامل ہوتا ہے تو پھر آپ اس نفقہ اور اخراجات كو نانى كے علم كے بغير اسے قرض ميں شامل نہيں كر سكتى، بلكہ اس سے اجازت لينا يا پھر اس كے علم ميں لانا ضرورى ہوگا، اگر وہ آپ كو اس كى اجازت دے دے اور آپ كو اپنى ضرورت كى اشياء خريدنے كى وكيل بنائيں تو پھر اسے قرض ميں شامل كرنے ميں كوئى حرج نہيں.

ليكن اگر وہ اجازت نہيں ديتى تو پھر قرض اسى طرح اور اتنا ہى باقى رہےگا، اور آپ كو نانى كے ساتھ حسن سلوك كرنے يا ترك كرنے كا اختيار حاصل ہوگا.

آپ كے علم ميں ہونا ضرورى ہے كہ انسان كو ايك حسن سلوك كرنے والے كے روپ ميں ظاہر ہو كر اس كے مال

سے ہی خرچ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ تو دھوکہ میں شامل ہوتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے نانی اپنا مال علاج معالجہ میں نہ لگانا چاہے، اور کبھی کبھار ڈاکٹر کے پاس جانا اختیار کر کے اپنا مال محفوظ رکھنا چاہتی ہو.

لہذا آپ کے لیے صحیح اور احتیاط اسی میں ہے کہ آپ نانی کو اس کا مال واپس کریں، خاص کر جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں اسے مال اور اخراجات کی ضرورت ہے، اور اگر آپ قرض واپس نہ کر سکتی ہوں یا پھر قرض کی رقم زیادہ ہو تو آپ اسے قسطوں میں واپس کر سکتی ہیں، اب آپ جو طریقہ اختیار کرنا چاہیں کر لیں، یا پھر نانی سے اجازت حاصل کریں.

یہاں آپ کو یہ تنبیہ کریں گے کہ اگر نانی کے پاس ضرورت کے مطابق مال نہیں اور اس کا کوئی اور قریبی رشتہ دار نہیں تو پھر استطاعت رکھنے والے نواسے نواسی پر نانی کا نفقہ واجب ہوگا، یا اس پر جو نانی کا قریب ترین رشتہ دار ہے، لیکن فقیر اور تنگ دست شخص پر یہ نفقہ واجب نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دادے دادی اور نانے نانی چاہے اس سے بھی اوپر والی نسل میں ہوں اور اولاد کی اولاد چاہے جتنے بھی نیچے نسل میں ہوں پر نفقہ کرنا واجب ہے، امام شافعی اور ثوری اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے "

پھر کہتے ہیں:

اس نفقہ کے واجب ہونے کی تین شروط ہیں:

پہلی شرط:

وہ فقیر و تنگ دست ہوں اور ان کے پاس مال نہ ہو اور نہ ہی ان کی کوئی آمدنی ہو جو اخراجات کے لیے کافی ہو...

دوسری شرط:

جس پر ان کا نفقہ واجب ہوتا ہے اور وہ اس پر خرچ کریں تو یہ ان کے اپنے نفقہ سے زائد مال میں سے ہو...

تیسری شرط:

نفقہ کرنے والا شخص وارث ہو؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وارث پر بھی اسی طرح ہے البقرۃ (233).

پھر انہوں نے ان رشتہ داروں کے حال کا ذکر کیا ہے جو وارث نہیں بنتے، ان میں سے ہمیں درج ذیل کی ضرورت ہے:

" قریبی رشتہ دار کسی ایسے رشتہ دار سے کی بنا پر محجوب ہو جو اس سے بھی زیادہ قریب رشتہ دار ہے، تو دیکھا جائیگا کہ اگر قریب تر رشتہ دار مالدار ہے تو نفقہ اس پر واجب ہوگا، اور محجوب شخص پر کچھ نہیں؛ کیونکہ قریب تر رشتہ دار وراثت کا زیادہ حقدار ہے، اس طرح نفقہ کا بھی وہی حق رکھتا ہے وہی نفقہ کریگا.

اور اگر قریب تر رشتہ دار تنگ دست ہے اور دوسرا نفقہ برداشت کرنے والا اصل یا فرع میں سے ہو تو آسودہ حال شخص پر نفقہ واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ طبع مکتبہ ھجر (11 / 374 – 376).

واللہ اعلم .